سے یہ کتاب عام ارباب ذوق اور خصوصاً ادب کے طلبا کے مطالعہ کے لائق ہے۔ کتاب میں صحت کا کافی اہتمام کیا گیا ہے۔ پھر بھی کہیں کہیں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۰ سطر ۴ میں ۱۹۴۷ء کے بجائے ۱۸۴۷ء اور صفحہ ۳۰ سطر ۱۲ میں ۱۹۴۶ء کی جگہ ۱۸۴۶ء ہونا چاہیئے۔ یہ بات بھی کھٹکتی ہے کہ آنحترمہ نے اپنے آپ کو ہر جگہ راقم الحروف لکھا ہے حالانکہ صحیح راقمۃ الحروف ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر لفظ مفرد ہو تو اس میں تذکیر و تانیث کا فرق چنداں ضروری نہیں ہے۔ مثلاً مصنف، شاعر وغیرہ۔ لیکن اگر مرکب ہو جیسے راقم الحروف، مصنفِ کتاب۔ شاعرِ خوش بیان وغیرہ تو وہاں تذکیر و تانیث کی رعایت ہونی چاہیئے۔

مرزا مظہر جانجاناں اور اُن کا کلام۔ از عبدالرزاق صاحب قریشی۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۳۷۱ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت ۶ روپئے۔ پتہ:۔ ادبی پبلشرز شیفرڈ روڈ بمبئی

مرزا مظہر جانجاناں کا نام بحیثیت ایک صاحب سلوک و معرفت اور شاعر کے عوام و خواص میں متعارف ہے اور آپ کی نازک مزاجی کے کچھ واقعات بھی مشہور ہیں۔ اس کتاب میں اردو زبان میں غالباً پہلی مرتبہ حضرت مرزا کے ذاتی حالات و سوانح اور عارفانہ و شاعرانہ کاموں کا مفصل جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ پہلے آپکے خاندان۔ ولادت۔ وجہ تسمیہ۔ تعلیم و تربیت۔ تربیت باطنی اساتذہ و تلامذہ۔ شعر و شاعری۔ واقعۂ شہادت اور اُس کی اصل وجہ۔ اخلاق و عادات۔ اعزہ و متعلقین۔ خلفاء وغیرہ۔ ان سب کا مفصل اور محققانہ بیان ہے جس میں بعض تذکرہ نویسوں کے غلط بیانات پر تبصرہ و تنقید بھی ہے اور مختلف فیہ واقعات کی تصحیح بھی۔ جہاں ایک ہی واقعہ کی نسبت تذکرہ نویسوں کے متضاد بیانات ہیں اُن پر کلام کر کے واقعہ کی اصل صورت کو متعین کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کے ملفوظات۔ فارسی کلام اور مکتوبات کے انتخابات اور اُن کے خصوصیات و لطائف پر بصیرت افروز تبصرہ ہے۔ آخر میں پچاس صفحوں میں متعدد مطبوعہ و غیر مطبوعہ تذکروں کی مدد سے مرزا صاحب کے اردو اشعار کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ پھر ایک ضمیمہ اور اُس کے بعد اشاریہ ہے۔ شروع میں بہت مفصل مقدمہ ہے جس میں مرزا صاحب کے عہد کے سیاسی، سماجی اور اخلاقی حالات اور اُن

کے وجوہ واسباب پر مستند حوالوں کے ساتھ دلنشین گفتگو کی گئی ہے۔ مقدمہ کے علاوہ تقریباً ہر صفحہ میں کثرت سے حواشی ہیں جن میں اشخاص وافراد متعلقہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ یا مشکل اور نامانوس الفاظ کے معانی بیان کئے گئے۔ یا کسی قسم کی کچھ اور مفید معلومات درج کی گئی ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں لائق مولف نے کس قدر جانفشانی اور محنت سے کام لیا ہے اُس کا اندازہ ماٰخذ کی نہایت طویل فہرست سے ہوسکتا ہے۔ زبان وبیان سنجیدہ اور دلچسپ وشگفتہ ہے۔ تاریخی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے یہ کتاب اردو ادب کے طلباء کے لئے خصوصاً اور عام ارباب ذوق کے لئے عموماً مطالعہ کے لائق ہے۔

۱۔ الصوفیان۔ صفحہ ۷۶ قیمت مجلد دو روپیہ ۵۰ نئے پیسے ۲۔ المحدثان۔ صفحہ ۶۷۔ قیمت مجلد دو روپیہ ۳۔ انتشار العرب وعلومهم فی فرنسا۔ صفحہ ۴۴۔ قیمت دو روپے ۵۰ نئے پیسے ۴۔ مذکراتی صفحہ ۱۰۸۔ قیمت دو روپیہ پچاس نئے پیسے ۵۔ تذکار الطاف حسین حالی صفحہ ۴۱ قیمت ۳۸ نئے پیسے	از ڈاکٹر محمد احمد صدیقی۔ استاذ عربی وفارسی الہ آباد یونیورسٹی تقطیع متوسط۔ کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر۔ ملنے کا پتہ :۔ آفاق برادرس نمبر ۱۶۶۔ شاہ گنج۔ الہ آباد۔

یہ عربی زبان میں چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔ جن میں سے نمبر ایک میں حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ محب اللہ الہ آبادی کے اور نمبر ۲ میں شیخ عبد الحق دہلوی اور شاہ ولی اللہ الدہلوی کے حالات اور علمی وروحانی کمالات کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ نمبر ۳ میں تاریخی طور پر اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ فرانس عربوں کے زیر اثر کب اور کیونکر آیا۔ اور اس بنا پر عربوں کے علوم وفنون اور اُن کی زبان اور شاعری نے فرانس کی ادبی دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا۔ نمبر ۴ چار مقالات پر مشتمل ہے جو مختصر ہونے کے باوجود مفید ہیں۔ البتہ اس مجموعہ کے پہلے مقالہ اور نمبر ۳ میں کم وبیش ایک ہی معلومات اور مواد ہیں۔ نمبر ۵ میں خواجہ الطاف حسین حالی کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ان سب رسالوں اور ان کی زبان کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ غالباً